احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 10/ اکتوبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 10/اکتوبر 2012ء 22ذیقعد 1433 ہجری 10/اخاء 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 236

تلاوت کے انداز

حضرت عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن کریم کی زبانی تلاوت انسان کے ایک ہزار درجات بلند کرتی ہے جبکہ مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرنے سے تلاوت کرنے والے کے دو ہزار درجات بلند ہو جاتے ہیں۔

(شعب الایمان، التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن، فی فصل فی قراءة القرآن من المصحف جزء 2صفحہ 407)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ان مطہرین میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ قرآن کے معارف خود سکھاتا ہے۔ جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

مجھے تو خدا تعالیٰ نے آپ قرآن پڑھایا ہے۔ (الحکم 7 جنوری 1911ء ص5)

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دل میں قرآن سکھانے کا ایسا جذبہ پیدا کیا جو تھمتا نہ تھا اور تھکنا نہ جانتا تھا۔

فرماتے ہیں:۔

میں تو دل سے چاہتا ہوں کہ لوگ قرآن پڑھیں اور قرآن پڑھانا میرے لئے بڑی ہی خوشی کا ذریعہ اور میرے لئے جنت ہے۔

(الحکم 7 جنوری 1911ء ص5)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں:۔

یوم العید کی صبح کو میں مولانا سید محمد احسن صاحب کے ہمراہ حاضر خدمت ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ کل دعاؤں کے لئے بڑا وقت ملا اور فرمایا رات کو بہت ہی کم سو سکا اور تین رویا دیکھے۔ جن میں سے ایک میں کسی شخص جعفر نام نے آپ کو کہا کہ آپ ہمارے امام ہیں نماز پڑھاویں اور پاؤ سپارہ سنا دیں۔ میں نے سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ پڑھی۔ پھر کسی رویا میں آپ نے سورۃ الکافرون اور سورۃ لھب تلاوت کیں۔ چنانچہ ان مبشر رؤیا کی تعبیر آپ نے تعطیر الانام سے سنی۔ آپ نے تعطیر الانام کا جو ذکر کیا تو سید صاحب نے عرض کیا کہ آپ نے ایک فہرست تعطیر الانام کی بنائی تھی اور وہ میرے پاس بھی رہی ہے جس سے بڑی آسانی ہوتی تھی۔ فرمایا ایسے کام میں نے بہت کئے ہیں اور مختلف فہرستیں لکھی ہیں۔ ایک فہرست ان اشعار کی لکھی ہے جو تفاسیر میں آئے ہیں اور پھر ایک فہرست ان اشعار کی لکھی جو رضی شافیہ، رضی کافیہ، مطول اور سیبویہ کی الکتٰب میں آئے ہیں۔

ناظرین غور کریں کہ یہ کس قدر محنت کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں اوراق کو پڑھ کر ان میں سے اشعار کو یکجا کیا۔ اس کی غرض کیا محض ایک شغل ہوسکتی ہے؟ نہیں اس کا سرّ میں بتاتا ہوں۔ حضرت کو قرآن مجید سے تو بہت محبت ہے۔ اور اس وجہ سے آپ ان تمام لوگوں کی بڑی قدر کیا کرتے ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں قرآن مجید کی خدمت کی ہے۔ عربی زبان کی خدمت کرنے والوں کو آپ ہمیشہ عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے کہ یہ بھی قرآن مجید کی ہی خدمت ہے۔ ان اشعار کا جمع کرنا اس نظر سے ہے۔ ایک مرتبہ میں آپ سے فوز الکبیر پڑھا کرتا تھا۔ اس وقت آپ نے مجھے قرآن مجید کی اس لغت کو دکھایا جو آپ نے بخاری سے لے کر جمع کی تھی اور شاہ صاحب کی دی ہوئی فہرست کو آپ نے مکمل کیا تھا۔

(الحکم 7 جنوری 1911ء ص5)

اللہ تعالیٰ مومن کا متکفل ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

”ہمارے نزدیک سودی روپیہ لینا اور دینا دونوں حرام ہیں مومن وہ ہوتے ہیں جو اپنے ایمان پر قائم ہوں اللہ تعالیٰ ان کا خود متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 1 صفحہ 767)

نفع ہی نفع صرف اللہ کی صفت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا۔

”خدا تعالیٰ نے اپنے لئے یہ بات خاص کر چھوڑی ہے کہ جب بندہ اس سے لین دین کرتا ہے تو نفع ہی نفع حاصل کرتا ہے۔ چونکہ سود بھی ایک قسم کا نفع ہے جس میں نفع ہی نفع ہوتا ہے، نقصان نہیں ہوتا۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے اس فعل کو اپنے لئے خالص کرنے کے لیے بندوں کو منع کر دیا ہے کہ وہ سود نہ لیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی ہی صفت ہے کہ وہ نفع ہی نفع دیتا ہے۔ پس جب خدا کو اتنی غیرت ہے کہ اس نے بندوں کو اس قسم کے لین دین سے بھی منع کر دیا ہے تا کہ یہ صرف خدا ہی کی خصوصیت رہے، حالانکہ بندوں کا فعل خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں بہت ہی حقیر اور لا شے ہے اور اکثر دفعہ سود کی بجائے نقصان اُٹھانا پڑتا ہے، تاہم خدا تعالیٰ نے اس کو پسند نہیں کیا۔ پس وہ جو اس کی رضاء کے لئے کچھ خرچ کرتا ہے کبھی نقصان نہیں اُٹھاتا۔“

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 234)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

ابن آدم کا ظہور۔ موسمی تغیرات اور انجیلی پیشگوئیاں

"Rains that are almost biblical, heat waves that do'nt end, tornadoes that strike in savage swarms-there's been a change in the weather lately, what is going on?" (N.G. Sep, 2012)

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

نیشنل جیوگرافک کے ستمبر 2012ء کے شمارے میں موسم پر ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں دنیا کے مختلف حصوں میں موسم میں جو شدید تبدیلی اور اس کے نتیجے میں کرۂ ارض اور انسانوں پر ہونے والے اثرات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ آخر اس قدر تبدیلی کی وجوہات کیا ہیں؟

امریکہ میں 2011ء کا سال موسمی طوفانوں اور سیلابوں کے لحاظ سے سب سے تباہ کن سال تھا اور مالی نقصان کے لحاظ سے ایک ارب ڈالرز سے زائد کا نقصان پہنچانے والے طوفانوں کی سب سے زیادہ تعداد اس سال امریکہ میں آئی۔ اس میں ہر قسم کا طوفان شامل ہے آندھی، بارش، طوفانی بگولے، خشک سالی، آگ غرض کوئی ایسی قسم نہیں جو اس سال آسمان سے نازل نہ ہوئی ہو۔

2005ء میں آنے والے طوفان جسے Katrina کا نام دیا گیا سے پہنچنے والے نقصان کا اندازہ 146 ارب ڈالرز ہے۔ اسی سال Rita اور Wilma نام کے دو طوفان اور آئے جن کے نقصانات کا اندازہ 19 ارب ڈالرز فی طوفان رہا۔ امریکہ کے علاوہ یورپ میں گزشتہ سال شدید سردی پڑی۔ جس سے کئی جانوں کا ضیاع ہوا۔ چین میں سیلاب نے تباہی مچا دی۔ 3 جولائی 2011ء کو چین کے ایک شہر میں اتنی شدید بارش ہوئی کہ لوگوں کے گھروں کی چھتوں تک پانی چڑھ گیا۔ 2010ء میں پاکستان میں سیلاب آیا اور پھر 2011ء میں سندھ کے جنوبی حصے میں تباہ کن بارشوں نے تباہی مچادی۔

ایک طرف بارش کا یہ حال ہے تو دوسری طرف بعض علاقوں میں خشک سالی نے تمام ریکارڈ توڑ دیے۔ امریکن ریاست ٹیکساس میں تمام پانی خشک ہوگیا۔ اور سورج کی جو توانائی پانی کی موجودگی میں اسے بخارات بن کر اڑانے میں مدد دیتی ہے براہ راست خشک زمین پر پڑنے لگی جس سے زمین کا درجہ حرارت بڑھ جانے کی وجہ سے اردگرد کے ماحول میں گرمی میں شدید اضافہ ہوا اور وہ درخت جو پانی نہ ملنے سے خشک ہو رہے تھے۔ اس گرمی سے اچانک جل اٹھے اور پھر اس آگ نے جنگل کی آگ کی طرح پھیلنا شروع کیا اور ٹیکساس کی ریاست میں 1685 گھر اس لپیٹ میں آ کر خاکستر ہوگئے۔

نیش وِل جو امریکہ کا ایک شہر ہے۔ دریائے کمبر لینڈ کے کناروں پر آباد ہے۔ یکم مئی 2010 کو یہاں بارش شروع ہوئی۔ محکمہ موسمیات کا اندازہ دو سے چار انچ تک بارش کا تھا لیکن شام تک 6 انچ بارش پڑ چکی تھی اور اس کے رکنے کا کوئی امکان نظر نہیں آ رہا تھا۔ بادل آسمان پر گویا جم گئے تھے۔ دریائے کمبر لینڈ میں پانی میں اضافہ ہونے لگا۔ اسی روز رات تک دریا پندرہ فٹ چڑھ گیا۔ اگلے روز 35 فٹ تک پانی چڑھ آیا سائنسدانوں نے اندازہ لگایا کہ یہ 42 فٹ تک جائے گا۔ لیکن بارش تھم ہی نہیں رہی تھی۔ بالآخر 52 فٹ کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ پیر کے روز تک یہاں 13 انچ بارش ہو چکی تھی۔ جو پرانے ریکارڈ سے دوگنے سے زائد تھی۔

پاکستان کے جنوبی سندھ میں 2011ء میں بارشوں کا سلسلہ ان علاقوں میں شروع ہوا جو کم بارش کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اس لئے یہاں ایسی سہولیات بھی نہیں ہیں جن سے لوگ سیلاب سے بچ سکیں۔ صحرائی علاقوں میں بارش کئی روز متواتر برستی رہی۔ ندی۔ نالوں میں طغیانی آ گئی۔ ایک پرانے دریا کی گزرگاہ جسے ''ڈھورا'' کہتے ہیں اور جو کئی سالوں سے خشک پڑا ہوا تھا اچانک بھرنے لگا۔ یہ اتنی دیر سے خشک تھا کہ لوگوں نے اس میں مکان بنا لئے تھے اور فصلیں کاشت کر رکھی تھی۔ اس میں پانی آنے سے لوگوں کے مکانات گرنے لگے اور فصلیں تباہ ہونے لگیں۔ یہی حال اردگرد کا تھا۔ لوگوں کے کچے گھروندے کھلونوں کی طرح گرنے لگے۔ ہزاروں ایکڑ پر کاشت شدہ لہلہاتی فصلیں چند روز میں ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہوگئیں اور بعض ایسے علاقے بھی ہیں جہاں امسال بھی لوگ فصل کاشت نہیں کر سکے۔

گزشتہ سال تھائی لینڈ میں شدید بارشوں نے تباہی مچادی تھی اور بنکاک شہر کے اندر سے کئی روز تک پانی گزرتا رہا جس سے جانوں اور املاک کا شدید نقصان ہوا۔

اسی طرح انڈونیشیا اور پھر جاپان میں سمندر میں موجود آتش فشانوں کے پھٹنے سے سمندر کی لہریں جنہیں سونامی کا نام دیا گیا ہے اس زور سے ساحل سے ٹکرائیں کہ کنارے پر آبادئی آبادیاں تباہ و برباد ہوگئیں۔

آخر یہ سب کیا ہے؟ سائنسدان کئی وجوہات بیان کرتے ہیں۔ اس میں انسان کا بے محابہ توانائی اور دیگر کیمیکلز کے استعمال کی وجہ سے ماحول میں درجہ حرارت کا بڑھنا ہے۔ اس میں بحرالکاہل کے پانی میں ایک خاص قسم کی ہلچل بھی وجہ بیان کی جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں کبھی امریکہ کے ساحلوں پر طوفان آتے ہیں اور کبھی مخالف سمت میں ایشیا کی بندرگاہیں بارشوں کا مزہ چکھتی ہیں۔ لیکن نیشنل جیوگرافک نے اس مضمون میں جو سوال اٹھایا ہے کہ یہ طوفان وغیرہ انجیل کی پیشگوئیوں کے مطابق ہیں یہ بات قابل غور ہے۔

سائنسدان روئے زمین پر موسم کی تبدیلی کی کئی وجوہات بیان کرتے ہیں۔ اس میں ایک بہت بڑی وجہ موجودہ سائنسی ترقی کے نتیجہ میں استعمال ہونے والی بے شمار توانائی جو پیٹرول۔ کوئلہ یا گیس وغیرہ جلانے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں ماحول میں ایک ایسا اثر پیدا ہوتا ہے جسے گرین ہاؤس افیکٹ کہتے ہیں۔ سورج کی جو توانائی زمین پر پڑتی ہے اس کا بہت سا حصہ فضا میں واپس چلا جاتا ہے۔ لیکن اب توانائی کے استعمال سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر بہت سی گیسیں چونکہ بھاری وزن کی ہوتی ہیں اور کرۂ ہوائی میں زمین کی سطح کے قریب قریب رہتی ہیں سورج کی اس توانائی کو زمین سے ٹکرا کر واپس جانے سے روک لیتی ہیں جس کے نتیجہ میں ماحول کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے نتیجہ میں سمندروں کا پانی بخارات بن کر ہوا کو مرطوب کرتا ہے اور پھر یہ مرطوب ہوا بادلوں میں تبدیل ہو کر زیادہ بارش کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ ایک وجہ بحرالکاہل کے پانیوں میں ہونے والی ہلچل بھی بیان کی جاتی ہے۔ بحرالکاہل کرۂ ارض کا سب سے بڑا سمندر ہے۔ سائنسدانوں نے معلوم کیا ہے کہ اس کے پانیوں میں ہلچل کے نتیجہ میں چند سال پانی کی بعض روئیں امریکہ کے مغربی ساحل سے ٹکرا کر وہاں زیادہ بارشوں کا سبب بنتی ہیں۔ جبکہ جاپان وغیرہ کی طرف خشک سالی ہو جاتی ہے۔ پھر چند سال کے بعد پانی کی یہ روئیں جاپان وغیرہ کے ساحلوں کا رخ کرتی ہیں۔ جہاں بارش زیادہ ہونے لگتی ہے اور امریکہ کے ساحلوں پر خشک سالی کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سسٹم کو Al-Nino اور La-Nina کا نام دیا گیا ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ Al-Nino اور La-Nina کے سسٹم تو کرۂ ارض پر ہمیشہ سے جاری تھے اب تو سائنسدانوں نے انہیں دریافت کیا ہے۔ پھر موسم میں اتنی بڑی تبدیلی کی کیا بنیادی وجہ ہو سکتی ہے؟

درجہ حرارت کا اضافہ البتہ ایک ایسی وجہ ہے جو موجودہ زمانے کی سائنسی ترقی کا نتیجہ ہے۔ لیکن نیشنل جیوگرافک نے بائبل کی جن پیشگوئیوں کا ذکر کیا ہے وہ آج سے دو ہزار سال پہلے کی ہیں۔ پھر یہ کس طرح ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کو دو ہزار سال قبل درجہ حرارت میں اضافہ کی خبر مل گئی تھی۔ اس حوالہ سے انجیل میں درج ذیل پیشگوئیاں ملتی ہیں۔

لوقا باب 21 آیت 6 تا 19 میں درج ہے۔

''وہ دن آئیں گے کہ ان چیزوں میں سے جو تم دیکھتے ہو یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ اے استاد پھر یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور جب وہ ہونے کو ہوں تو اس وقت کا کیا نشان ہے؟ اس نے کہا خبردار گمراہ نہ ہونا کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ وہ میں ہی ہوں اور یہ بھی کہ وقت نزدیک آ پہنچا ہے تم ان کے پیچھے نہ چلے جانا اور جب لڑائیوں اور فسادوں کی افواہیں سنو تو گھبرا نہ جانا کیونکہ ان کا پہلے واقع ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس وقت فوراً خاتمہ نہ ہوگا۔

پھر اس نے ان سے کہا کہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور بڑے بڑے بھونچال آئیں گے اور جا بجا کال اور مری پڑے گی اور آسمان پر بڑی بڑی دہشت ناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ لیکن ان سب باتوں سے پہلے وہ میرے نام کے سبب تمہیں پکڑیں گے اور ستائیں گے اور عبادت خانوں کو عدالت کے حوالہ کریں گے اور قید خانوں میں ڈلوائیں گے اور بادشاہوں اور حاکموں کے سامنے حاضر کریں گے اور یہ تمہارا گواہی دینے کا موقع ہوگا۔ پس اپنے دل میں ٹھان رکھو کہ ہم پہلے سے فکر نہ کریں گے کہ کیا جواب دیں۔ کیونکہ میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دوں گا کہ تمہارے کسی مخالف کو سامنا کرنے یا خلاف کہنے کا مقدور نہ ہوگا اور تمہیں ماں باپ اور بھائی اور رشتہ دار اور دوست بھی پکڑوائیں گے بلکہ وہ تم میں سے بعض کو مروا ڈالیں گے اور میرے نام کے سبب سے سب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے۔

باقی صفحہ 7 پر

یہ سال بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اس تحریک (وقفِ نو) کی سلور جوبلی کا سال ہے۔

اس مبارک تحریک کے 25 سال پورے ہو چکے ہیں۔ آپ میں سے بہت ساری ایسی واقفاتِ نو ہیں جو کہ واقفاتِ نو کی سب سے پہلی Batch کا حصہ ہیں اور یہ حقیقی طور پر ایک بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔

ان انعامات کی روشنی میں آپ پر یہ لازم ہے بلکہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزار رہیں

آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے

ہر مومن عورت کے لئے لازم ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کا قرب چاہتی ہے تو وہ اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کرے

آپ کا ہر عمل مکمل سچائی پر اور خدا تعالیٰ کے خوف پر مبنی ہونا چاہئے جو آپ کریں یا کہیں وہ یہ ظاہر کرے کہ آپ ایک واقفۂ نو ہیں آپ ایک صدیقہ ہیں جو کہ مکمل طور پر سچا وجود ہیں۔ واقفاتِ نو کی ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بے شک آپ اس دنیا سے ہیں مگر آپ کا دنیا پرستی کے امور سے کوئی واسطہ نہیں

واقفاتِ نو یو۔کے کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب اور نہایت اہم نصائح۔ 5 مئی 2012ء

رپورٹ مرتبہ: مکرم عطاء النصیر صاحب

جماعت احمدیہ یوکے کے زیرِ اہتمام برطانیہ کی واقفاتِ نو کا سالانہ اجتماع مورخہ 5 مئی 2012ء کو طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا جس کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور واقفاتِ نو کو خطاب میں نہایت اہم نصائح سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہونے پر تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرمہ عقیلہ شانزے ظفر صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرمہ ملیحہ منصور صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں سیکرٹری واقفاتِ نو یوکے نے اجتماع کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کُل 722 واقفات میں سے 506 اجتماع میں شامل ہوئیں۔ کُل حاضری 909 رہی۔ 13 ریجنز میں سے 12 کی نمائندگی ہوئی۔

اجتماع کی ابتدا ساڑھے آٹھ بجے رجسٹریشن سے ہوئی۔ دس بجے تلاوت اور نظم ہوئی جس کے بعد چیئر پرسن صاحبہ نے اجتماع سے افتتاحی خطاب کیا جس میں (دینِ حق) کے معانی اور ارکانِ دین اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے لئے اسوۂ کامل ہیں اور یہ کہ کس طرح درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی برکات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی ہیں کے موضوعات کو بیان کیا اور حضور انور کے گزشتہ سال کے اجتماع کے خطاب کا خلاصہ پیش کیا۔ پھر سیکرٹری صاحبہ اجتماع نے نماز کے متعلق ایک Presentation دی۔ اس کے بعد واقفاتِ نو کو عمر کے لحاظ سے گروپوں میں تقسیم کیا گیا اور سلیبس کا امتحان لیا گیا۔ تمام لڑکیوں نے ٹیسٹ پیپر مکمل کئے۔ اس کے بعد بارہ سال سے بڑی عمر کی بچیوں نے گروپ ڈسکشن میں حصہ لیا جن کے عناوین اطاعت اور بڑوں کا احترام اور نماز کی اہمیت ہے۔ ایک بجے وقفہ اور نماز کے بعد ایک مختصر ورکشاپ اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کی مدد کے حصول کے متعلق ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب انگریزی زبان میں تھا۔ ذیل میں اس خطاب کا مفہوم اردو زبان میں ہدیۂ قارئین ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: الحمدللہ آج آپ سب کو ایک بار پھر واقفاتِ نو کے اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ یہ یقیناً خدا تعالیٰ کا ہم سب پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے مسیح موعود اور امام مہدی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ خاص طور پر، اللہ تعالیٰ نے مزید آپ سب پر یہ انعام کیا ہے کہ اس نے نہ صرف آپ کے والدین کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی بلکہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی بھی توفیق عطا فرمائی اور آپ کی زندگی وقفِ نو کی تحریک کے لئے وقف کر دی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ سال بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اس تحریک کی سلور جوبلی کا سال ہے۔ اس مبارک تحریک کے 25 سال پورے ہو چکے ہیں۔ آپ میں سے بہت ساری ایسی واقفاتِ نو ہیں جو کہ واقفاتِ نو کی سب سے پہلی بیچ (Batch) کا حصہ ہیں اور یہ حقیقی طور پر ایک بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ پس ان انعامات کی روشنی میں آپ پر یہ لازم ہے بلکہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزار رہیں۔ یقیناً اگر آپ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس کے انعامات پر شکرگزار رہوں گی تو مستقبل میں آپ مزید الٰہی انعامات کی وارث بن جائیں گی۔ جیسا کہ ہم قرآن مجید میں سورۃ ابراہیم آیت 8 میں پڑھتے ہیں .... کہ اگر تم شکرگزار ہو گے تو یقیناً مَیں تم پر اپنے مزید انعام نازل کروں گا۔ اس لئے اگر آپ اللہ تعالیٰ کے زیادہ انعامات اور برکات کی وارث بننا چاہتی ہیں تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنے آپ کو اس کی شکرگزاری میں مشغول کر لیں۔ اور جب آپ حقیقی طور پر خود کو اس میں مشغول کر لیں گی تو آپ کو ایک نئی زندگی دی جائے گی۔

آپ ہمیشہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھیں کہ یہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں یہ صرف ایک عارضی ٹھکانہ ہے۔ عام طور پر لوگ 70 یا 80 سال کے لئے زندہ رہتے ہیں یا شاید اس سے کچھ زیادہ لیکن آخرکار ہر شخص اس دنیا کو چھوڑ دے گا اور پھر خدا تعالیٰ کے سامنے اخروی زندگی میں حاضر ہوگا۔ وہ زندگی ایک دائمی زندگی ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ایسی جگہ ہوگی جہاں ہم ہر اس کام اور عمل کے متعلق پوچھے جائیں گے جو ہم اس عارضی زندگی میں بجالائیں گے۔ ہمارے تمام اچھے اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوازے جائیں گے اور وہ ہمیں ہمارے گناہوں کی سزا دے گا۔

اگر آپ اس بنیادی اصول کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں گی اور پھر اپنا ہر عمل خدا تعالیٰ کے لئے کرنے کی کوشش کریں گی تو پھر آپ یہ محسوس کر سکیں گی کہ آپ کامیاب ہوگئی ہیں اور یہ کہ آپ نے وہ حقیقی زندگی پالی ہے جس کے لئے ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے اور اس مقصد کے حصول کا ایک اہم طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ان چیزوں پر شکرگزار رہیں جو اس نے آپ کو عطا فرمائی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ بے شک صرف وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر بجالاتے ہیں وہی اس کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے

ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس کے بے شمار انعامات اور برکات کے وارث بن جاتے ہیں۔ اور ان انعامات کے حاصل ہونے پر یہ مومن پھر اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا شکر ادا کرنے کے لئے رُخ کرتے ہیں اس طرح خدا تعالیٰ کی برکات اس شخص کی شکرگزاری کے ساتھ مسلسل جاری رہتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں اس کو واضح کرنے کے لئے ایک مثال دیتا ہوں۔ ہم سب نے دیکھا ہے کہ جب کوئی شخص ندی میں کوئی کنکر یا پتھر پھینکتا ہے تو یہ ٹکراؤ پانی میں ایک گول دائرہ پیدا کرتا ہے اور یہ مسلسل بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانیت اور شکرگزاری کا دائرہ مسلسل بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ ندی کا دائرہ آخرکار ختم ہو جاتا ہے چاہے وہ کنارے تک پہنچنے کی وجہ سے ہو یا پھر اس ٹکراؤ کا اثر ختم ہو جانے کی وجہ سے۔ لیکن جو روحانی دائرہ مَیں نے بیان کیا ہے وہ ایسا ہے جو بڑھتا چلا جاتا ہے اور ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے۔ یہ دائرہ اس زندگی میں مسلسل ہمارے ساتھ رہتا ہے اور دوسری زندگی میں بھی ہمارے ساتھ سفر کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم یہ جان لیتے ہیں کہ روحانی انعامات بے انتہا ہیں اور نہ ختم ہونے والے ہیں تب جا کر ہم یہ جاننا شروع کرتے ہیں کہ ہمارا خدا ہم سے کتنا زیادہ پیار کرتا ہے کیونکہ اللہ نے اپنے انعامات کو اور احسانات کو اپنی مخلوقات پر محدود نہیں کیا۔ بلکہ اس نے اپنے انعامات کے ذرائع کو ہمیشہ بڑھنے والا بنایا ہے۔ پس کیا یہ ہمارا فرض نہیں بنتا کہ ہم اس کا فائدہ اٹھائیں اور اپنے پیار کرنے والے خدا سے ایک پختہ تعلق قائم کریں جس کی مثال ہم اَور کہیں نہیں دیکھتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اسے ہر دوسرے دنیاوی رشتے یا دوسرے پیاروں سے بڑھ کر پیار کریں۔ یہ اس لئے نہیں ہے کہ وہ نعوذ باللہ ضرورت مند ہے یا دوسرے کی محبت کی احتیاج رکھتا ہے۔ بلکہ وہ وجہ جس کے لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے پیار کریں وہ یہ ہے کہ اس طرح انسان سیدھے راستے پر قائم رہے گا اور اس طرح وہ دنیاوی اور روحانی خزائن سے فائدہ اٹھانے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ میں سے بہت ساری واقفات نَو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اس طرح خود اس عہد کو جاری رکھنے کا عہد کیا ہے جو آپ کے والدین نے آپ کی ولادت سے پہلے کیا تھا۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے اور ایک واقفۂ نو لڑکی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کا وجود حضرت مریمؑ کے وجود کی طرح ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیشہ ان کے کردار اور طرزِ عمل کو راہنما کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کے بارے میں قرآن مجید میں مختلف مقامات میں ذکر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ التحریم کی آیت 13 میں انہیں ان الفاظ میں یاد فرمایا ہے: اَلَّتِیۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَہَا .... جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورت جس نے اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونکا۔

اس لئے اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر مومن عورت کے لئے لازم ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کا قرب چاہتی ہے تو وہ اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کرے۔ بہرحال ہر واقفۂ نو ایک مثال ہے اور دوسری لڑکیوں کے لئے پیروی کرنے کے لئے ایک رول ماڈل ہے۔ اور انہیں چاہئے کہ وہ دوسروں کو حیا، عصمت اور عزت کرنے میں رہنمائی کریں۔ پس وہ طرز جس میں آپ اپنی زندگی کو ڈھالتی ہیں اور وہ دوستیاں جو آپ بناتی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہوں۔ چاہے آپ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں یا کسی کالج میں یا کسی بھی دوسری جگہ میں آپ کا کردار اعلیٰ ترین درجہ کا ہونا چاہئے۔ خاص طور پر لڑکوں اور مردوں سے واسطہ پڑنے پر آپ کا طرزِ عمل ایسا ہونا چاہئے کہ فوری طور پر وہ یہ سمجھ جائیں کہ باوجود اس کے کہ اس لڑکی نے اس سوسائٹی میں زندگی گزاری ہے یہ لڑکی کسی بھی غیر اخلاقی، بیہودہ اور ناپسندیدہ اعمال میں ملوث نہیں ہوگی جو کہ عموماً آج کی سوسائٹی میں نظر آتے ہیں۔ پس کوئی مرد آپ کی طرف ناپاک طریق سے نہ دیکھ سکے۔ بلکہ آپ کا طرزِ عمل ایسا اعلیٰ ہونا چاہئے کہ وہ آپ کی عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مریمؑ کی ایک دوسری بڑی خوبی جو کہ قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ صدیقہ تھیں۔ صدیقہ سچ بولنے والی عورت کو کہتے ہیں۔ انہیں ایک سچی عورت کے طور پر پیش کرتے ہوئے قرآن مجید ان کے انتہائی اعلیٰ اخلاقی معیار کی طرف اشارہ کرتا ہے اور تمام جھوٹے الزامات کی تردید کرتا ہے جو کہ ان پر یہودیوں کی طرف سے لگائے گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس طرح واضح طور پر فرما دیا کہ حضرت مریمؑ ایک سچی عورت تھیں تو پھر چاہے تمام دنیا آپ کے خلاف بولے وہ سب غلط ہوں گے اور جو حضرت مریمؑ نے کہا وہی سچ ہوگا۔ یہ اس لئے ہے کہ آپ کے دل میں ہمیشہ خدا کا خوف تھا اور آپ نے کبھی بھی ایک چھوٹا سا جھوٹ بھی نہیں بولا۔ یہ وہ سچائی کا معیار تھا جو کہ Hanna نے دکھایا جو کہ عمران کی عورت تھی جس نے اپنا بچہ جو ابھی پیدا نہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ اس لئے حضرت مریمؑ نے اپنی والدہ کا کیا ہوا عہد نہایت اعلیٰ طریق پر پورا کر دکھایا۔ آپ سب واقفات نو جو میرے سامنے بیٹھی ہیں ان عورتوں کی بیٹیاں ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا جب انہوں نے آپ کو وقفِ نو کی تحریک میں پیش کر دیا جو کہ خلیفۂ وقت نے جاری کی تھی اور اب آپ نے خود اس عہد کی تجدید کی ہے۔ اس لئے آپ کو بھی اسے ہمیشہ سچائی اور ایمانداری کے راستے پر چلتے ہوئے پورا کرنا چاہئے۔ آپ کا ہر عمل مکمل سچائی پر اور خدا تعالیٰ کے خوف پر مبنی ہونا چاہئے۔ جو آپ کریں یا کہیں وہ یہ ظاہر کرے کہ آپ ایک واقفۂ نو ہیں۔ آپ ایک صدیقہ ہیں جو کہ مکمل طور پر سچا وجود ہیں کیونکہ آپ ایک واقفۂ نو ہیں۔ جو بھی ہو آپ سچ بولنے والی کی حیثیت سے پہچانی جائیں۔ جب آپ یہ اعلیٰ معیار حاصل کر لیں گی صرف تب آپ اپنا وہ عہد پورا کرنے والی ہوں گی جو کہ آپ نے خلیفۂ وقت سے باندھا ہے۔ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے جو کہ اس کے ساتھ شریک بنانے کو کہتے ہیں۔ وہ جو سچ نہیں بولتا وہ ہر معاملے میں شرک کر رہا ہے اور اس لئے وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی برکات کا وارث نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں کامل سچائی کو اپنائیں چاہے شادی سے پہلے یا پھر شادی شدہ زندگی شروع کرنے کے بعد۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب کافی تعداد واقفات نو کی ایسی ہے جو شادی شدہ ہیں اور خاص طور پر آپ کی ازدواجی زندگی میں سچائی کا اظہار نہایت ضروری ہے۔ یقیناً شادی کے بعد اپنے خاوند اور سسرال کے ساتھ تعلق میں سچائی میں معمولی کمی بھی نہیں آنی چاہئے۔ اگر ہم حضرت مریم کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو اس وجہ سے کہ آپ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی تھیں اور اس کے ساتھ ایک خاص تعلق قائم کر چکی تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بہت نوازی گئیں۔ آپ کی تمام ضرورتیں اللہ تعالیٰ خود پوری فرماتا تھا۔ اس لئے آپ بے شمار چیزوں اور برکات کی وارث بنیں جو غیب سے نازل ہوئیں۔ جب آپ کے نگران حضرت زکریاؑ آپ سے دریافت فرماتے کہ یہ کہاں سے آئیں؟ تو آپ ہمیشہ یہ جواب دیتیں کہ اِنَّ اللّٰہَ یَرۡزُقُ .... کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

پس ایک حقیقی مومن کی ایک اور نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بے حساب دیتا ہے اور اس کی تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کریں گی تو وہ آپ کو ایسے طریقوں سے عطا کرے گا جن کے متعلق آپ سوچ بھی نہیں سکتیں۔ وہ تمام چیزیں اور ضرورتیں جن کی آپ محتاج ہوں گی وہ خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری کی جائیں گی۔ جب آپ اس مقام پر پہنچیں گی تو آپ کی آنکھیں دنیاوی خوبصورتیوں کی طرف مائل نہیں ہوں گی اور آپ کبھی دوسرے دنیاوی لوگوں کی دولت اور مال پر حسد نہیں کریں گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کی وجہ سے ایک اطمینان اور سکون سے آپ کا دل بھر جائے گا اور یہی ایک واقفۂ نو کا طرۂ امتیاز ہونا چاہئے۔ اگر آپ کو خود میں یہ سکون حاصل ہے اور دوسروں کی دنیاوی وجاہت کی طرف آپ مائل نہیں بلکہ آپ کی تمام خواہشات اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں تو آپ حقیقی طور پر اس کی رضا کی وارث بن جائیں گی۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ایسے ذریعوں سے مہیا کرے گا جن کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتے۔ پس اگر آپ کو وقتی آزمائشیں درپیش ہوں اور آپ انہیں اللہ تعالیٰ کے لئے خوشی سے برداشت کریں اور صرف شکرگزاری کا اس کے سامنے اظہار کریں چاہے جو بھی صورتحال ہو تو اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی برکات آپ پر نازل ہوں گی۔

اس لئے واقفات نو کی ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بے شک آپ اس دنیا سے ہیں مگر آپ کا دنیا پرستی کے امور سے کوئی واسطہ نہیں۔ جب آپ یہ روح پیدا کر لیں گی تو پھر آپ یہ سمجھ سکتی ہیں کہ آپ نے اپنے والدین کا کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اور آپ اس نیک اور پاکباز عورت کی مثال کی پیروی کرنے والی ہوں گی جس کی مثال آپ کے سامنے رکھی گئی تھی۔ جب آپ نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کیا اور پھر آپ کا وقف آپ کی خدا سے محبت کی گواہی دے گا اور یقیناً آپ کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کی وجہ سے ہزاروں عیسیٰ پیدا ہوں گے جو مسیح (موعود) کی اقتدا میں معاشرہ کی روحانی بیماریوں اور پریشانیوں کے علاج مہیا کریں گے جنہوں نے دنیا کو اپنے شکنجے میں لیا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مریم کو جو اعلیٰ مقام اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا وہ اس طرح بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ان دو عورتوں میں سے ایک ہیں جن کا قرآن کریم میں حقیقی مومن کے طور پر نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کی نیکی نے انہیں تمام مومنوں کے لئے رول ماڈل بنا دیا۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کافی نہیں کہ آپ کا کردار ایسا ہو کہ دوسرے آپ پر الزام نہ لگا سکیں بلکہ اس سے بڑھ کر آپ کو ایسے اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں کہ آپ کا طرزِ عمل دوسروں کے لئے ایک خوبصورت قابلِ تقلید مثال بن جائے۔

اس لئے اپنی عبادت کے اعتبار سے آپ کو سب کے لئے رول ماڈل ہونا چاہئے۔ اپنی سچائی کے اعتبار سے آپ کو سب کے لئے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پر اپنے توکّل کے

اعتبار سے آپ ہر ایک کے لئے ایک رول ماڈل ہوں اور اپنی پاکبازی اور عفت کے اعتبار سے آپ ہر ایک کے لئے ایک رول ماڈل ہوں۔ اسی طرح آپ کو بے فائدہ اور وقت ضائع کرنے والی مصروفیات سے دُور رہنے میں ایک مثال قائم کرنی چاہئے اور ان سے کسی بھی طرح متأثر نہ ہوں اور آپ کا کسی بھی ناپسندیدہ فیشن اور رواج کی طرف رجحان نہیں ہونا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکیوں کو فیشن کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کے فیشن کے لئے بعض پروگرام ہونے چاہئیں لیکن آپ کو ان سے دُور رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ ان تمام خوبیوں کو اپنا لیں گی تو آپ صرف ایک ایسا وجود نہیں ہوں گی جس کے اخلاق اعلیٰ معیار کے ہوں گے بلکہ آپ آئندہ نسلوں کے اخلاق اور تقویٰ کی ضامن ہوں گی۔ اسی لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھیں اور ان تمام چیزوں سے دُور رہیں جو اُسے پسند نہیں۔ ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھیں اور اس کی حفاظت اور استحکام کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ آپ جمعہ کے خطبوں کو غور سے سنا کریں اور خلیفۂ وقت کی دوسری تقریروں کو بھی۔ اور ان پر ہر ممکن عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: وہ چھوٹی بچیاں جو میرے سامنے یہاں بیٹھی ہیں انہیں مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ میں سے جو دس سال اور اس سے زیادہ عمر کو پہنچ گئی ہیں آپ کو نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہونا چاہئے۔ یہی حکم بڑی لڑکیوں کے لئے بھی ہے۔ اگر ظہر اور عصر کا وقت سکول کے دوران آئے تو انہیں وقت پر ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ جب موسم سرما میں دن چھوٹے ہو جائیں تو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ نماز ادا ہونے سے رہ جائے اس لئے اس سے بچنے کا خاص خیال رکھیں اور اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اسی طرح جیسے قرآن کریم کا پڑھنا بڑی بچیوں کے لئے لازمی ہے ویسے ہی چھوٹی بچیوں کے لئے بھی لازمی ہے۔ مزید یہ کہ اس کا ترجمہ پڑھنا بھی ضروری ہے تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور احکامات کو سمجھ سکیں اور پھر آپ کو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے سکولوں میں آپ کو اپنی پڑھائی کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے تاکہ آپ مکمل طور پر تعلیم یافتہ بن سکیں جو کہ جماعت کو حقیقی طور پر فائدہ پہنچا سکیں۔

آپ کی آئندہ کی پڑھائی کی فیلڈ کے متعلق آپ کو چاہئے کہ آپ خلیفۂ وقت سے وقف نو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ راہنمائی حاصل کریں اور جو بھی راہنمائی آپ کو ملے اس کی پیروی کریں۔

آپ ہمیشہ اپنے والدین کی عزت اور احترام کریں اور آپ کو اپنے بہن بھائیوں سے ہمیشہ پیار اور محبت کا سلوک کرنا چاہئے۔ آپ کو اپنے بڑوں کا احترام کرنا چاہئے۔

سکول میں اپنے اچھے رویہ کی بنا پر آپ کو ایسی انفرادیت حاصل ہو کہ اساتذہ اور طلباء آپ کو ایسے رول ماڈل کے طور پر دیکھیں، جسے وہ دوسروں کے لئے مثال کے طور پر پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: ان ماؤں سے جو یہاں موجود ہیں، میں یہ کہوں گا کہ آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے وقف نو بچوں کی اخلاقی تربیت کے لئے رول ماڈل بنیں۔ اس لئے ہمیشہ اچھی زبان استعمال کریں، کبھی کوئی ایسی بات نہ کریں جو نظام جماعت کے خلاف ہو اور آپ کے وہ بچے جو وقف نو نہیں ہیں ان سے بھی نہایت احترام کا سلوک کریں اور ان کی تربیت کی طرف پوری توجہ کریں۔ اگر آپ اس کی طرف توجہ کریں گی تو آپ کے وقف نو بچوں کی تربیت اور خلاق میں فطرتاً بہتری پیدا ہوگی۔ گھر میں تربیت کا اصل سرچشمہ ماں ہے اس لئے اپنے عہد کو جو آپ نے کیا ہے پورا کرنے کے لئے آپ کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو اعلیٰ اخلاقی تربیت دیں۔ جب کوئی اپنے پیاروں کو کوئی تحفہ دینا چاہتا ہے تو وہ خواہش رکھتا ہے کہ تحفہ نہایت عمدہ ہو اور خوبصورتی کے ساتھ آراستہ کیا گیا ہو۔ اسی طرح جب آپ اپنے بچے جماعت کو پیش کرتے ہیں تو انہیں اعلیٰ ترین اخلاقی تربیت اور راہنمائی دے کر پیش کریں۔ وقف نَو بچوں کی مائیں اپنے بچوں کو جماعت کے لئے وقف کرنے کا عہد تب ہی پورا کرسکیں گی جب وہ ہمیشہ دعاؤں میں مشغول رہیں گی اور ہمیشہ اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کی طرف متوجہ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ماؤں کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے انگریزی کے بجائے شرکائے اجتماع سے اردو میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

بعض مائیں شاید پوری طرح انگلش نہ سمجھ سکتی ہوں ان کے لئے مَیں بتادوں کہ وقفِ نَو کی ماؤں کا یہ فرض ہے کہ اپنے تمام بچوں کی تربیت اچھی طرح کریں چاہے وہ وقفِ نَو ہے یا وقفِ نَو نہیں ہے۔ اور تربیت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ زبان ہمیشہ اچھی ہونی چاہئے۔ کبھی غصہ میں بھی اس قسم کی زبان بچوں کے لئے استعمال نہ کریں یا بچوں کے سامنے کریں جس سے بچوں کی تربیت خراب ہوتی ہو۔ کبھی نظام جماعت کے متعلق تبصرے یا باتیں گھروں میں بیٹھ کر نہ کریں۔ اس سے بھی بچوں کی تربیت پر اثر پڑتا ہے۔ ہمیشہ تربیت کے پہلو مدّنظر رکھتے ہوئے اپنے تمام بچوں کو سامنے رکھیں۔ یہ نہیں کہ صرف وقف نو بچوں کی تربیت کرنی ہے اور باقیوں کی نہیں کرنی اور اپنی مثال اگر قائم کریں گی، اپنے آپ کو بچوں کے لئے ایک نمونہ بنائیں گی، ایک رول ماڈل بنائیں گی تبھی بچے صحیح طرح اپنی تربیت کرسکیں گے اور آپ سے تربیت حاصل کرسکیں گے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے ایک عہد کیا تھا خلیفۂ وقت کے ساتھ اور جماعت کے ساتھ کہ اپنے بچوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنا ہے اور یہ عہد جو ہے یہ ایک طرح آپ نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ اگر دنیا میں بھی آپ دیکھیں اگر کسی پیارے کو تحفہ دینا ہو تو اس کو بڑا سجا کر دیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو بھی، خلیفۂ وقت کو بھی، جماعت کو بھی جو تحفہ آپ نے دینا ہے وہ سجا کر دیں اور وقفِ نَو بچوں کا سجا کر تحفةً دینا یہ ہے کہ ان کی اچھی اور بہترین تربیت کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اب ہم دعا کریں گے۔ آپ سب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے اب آپ کا واقفات نو کا ایک میگزین ہے جس کا نام 'مریم' ہے؟ آپ میں سے کتنوں کو وہ مل چکا ہے؟ آپ کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے قریباً 450 کاپیاں تقسیم کی ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہاں 450 واقفات نو بیٹھی ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جن کو وہ ابھی نہیں ملا وہ جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کریں یا وقف نو کی انچارج سے حاصل کریں۔

اس کے بعد حضور انور سب کو سلام اور اللہ حافظ کہنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

مکرم محمود احمد ملک صاحب

میرے والد مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف مغل پورہ

اس عزیز ہستی کو جدا ہوئے بتیس سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اس کی خوشگوار یادیں آج بھی میرے وجود کا حصہ ہیں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ میں نے اس شفیق وجود کے احسانات کو یاد نہ کیا ہو اور اس کی بلندی درجات کے لئے اپنے مالک کے حضور دردمندانہ التجا نہ کی ہو۔

تمام عمر انہوں نے جس طرح ہر وقت میری ذات پر نوازشات کی بارش کی اور تمام ضروریات کا احسن طریق سے خیال رکھا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اپنی جسمانی کمزوری اور لاغری کے باوجود ہردم نہ صرف میرا بلکہ تمام فیملی کا جس احسن طریق سے خیال رکھا اس کے لئے ہر آن اور ہردم میرے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

والد مرحوم نے تمام زندگی نہایت سادگی سے گزاری اس میں بناوٹ تصنع کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔ عاجزی انکساری اور خلق خدا سے ہمدردی تمام زندگی ان کا محور رہے۔ غیبت سے ان کو شدید نفرت تھی تمام عمر ان کے منہ سے میں نے کسی بھی شخص کے خلاف کوئی بات نہیں سنی۔ ہمیشہ ہر شخص کی اچھی عادت کا ذکر نہایت خوشنما انداز میں کیا کرتے تھے۔ اپنے بیڈروم میں انہوں نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحب کی نظم ع

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے

خوبصورت فریم کروا کر سجائی ہوئی تھی اور صبح و شام اسی پر نظر رہتی تھی۔ آپ عموماً اپنی مترنم آواز میں یہ شعر بھی پڑھا کرتے تھے۔ ؎

شاہدوں کی کیا ضرورت ہے کسے انکار ہے
میں تو خود کہتا ہوں مولا میں گناہگاروں میں ہوں

جسمانی لحاظ سے تمام عمر کمزوری کا شکار رہے لیکن کبھی بھی گلہ یا شکوہ کا ایک لفظ بھی میں نے ان کی زبان سے نہیں سنا۔ انہیں ہر وقت راضی برضا پایا۔ عمر کے آخری حصہ میں ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ انہیں تپ دق کا عارضہ لاحق ہے جس پر میں انہیں ایک Specialist ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا۔ وہاں جاکر یہ انکشاف ہوا کہ پیدائشی طور پر ان کا ایک پھیپھڑا کام ہی نہیں کر رہا تھا۔ چونکہ اس سے پہلے انہوں نے کبھی X-Ray نہیں کروایا تھا اس لئے اس کا پتہ نہ چل سکا۔ ڈاکٹروں کی رائے میں آپریشن کرکے اس کو کھولا جاسکتا تھا لیکن عمر کے اس حصہ میں انہوں نے یہ بہتر نہ سمجھا کیونکہ اس سے کئی دوسری الجھنیں پیدا ہوسکتی تھیں۔

والد صاحب کو عبادت میں بے انتہا انہماک تھا ہمیشہ تہجد کی نماز ادا کی۔ نماز کے لئے خاص اہتمام کرتے تھے ہمیشہ کوشش رہتی کہ نماز باجماعت ہی ادا کریں اور اس کے لئے تمام گھر والوں کو بھی تلقین کیا کرتے تھے۔ چندوں کی بروقت اور باشرح ادائیگی کا التزام کرتے خود 1/7 حصہ کے موصی تھے۔ ہمیشہ یہ دعا کرتے کہ مولا مجھے چلتا پھرتا رکھنا اور کسی پر بوجھ نہ بنانا خدا تعالیٰ نے ان کی یہ دعا سن لی۔ فجر کی نماز کے لئے وضو کے لئے اٹھے کہ خدا کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد صرف گیارہ ماہ زندہ رہے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

مکرم شعیب احمد ہاشمی صاحب

میری خالہ جان مکرمہ سیدہ فریدہ انور صاحبہ

خاندانی پس منظر

میری خالہ جان کے ننھیال میں بہت سے افراد کو رفقاء مسیح موعود ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کے والد حضرت سید سردار حسین شاہ افسر تعمیرات ربوہ قادیان سے ہجرت کرکے ربوہ آئے تھے۔ جبکہ آپ کے نانا حضرت سید محمد اشرف صاحب کو رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسی طرح آپ کی نانی حضرت محمد جان صاحبہ رفیقہ حضرت مسیح موعود تھیں۔

آپ کے دادا سید عارف حسین شاہ صاحب احمدیت قبول کرنے سے محروم رہے۔ مگر ان کی اہلیہ صاحبہ نے بیعت کی تھی۔ آپ کے دادا دنیوی لحاظ سے اپنے علاقہ میں صاحب ثروت اور وسیع جائیداد کے ناطے بڑی شہرت رکھتے تھے اور عزت واحترام سے جانے جاتے تھے۔ اسی شہرت کی وجہ سے عارف والا شہر ان کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے نانا کے بڑے بھائی حضرت ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کبھی قادیان حضرت مسیح موعود کی زیارت کو جاتے تو بٹالہ سے قادیان تک پیدل جاتے اور دوران سفر رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے کہ خدایا میرے بھائیوں۔ (حضرت سید محمد اشرف شاہ اور حضرت سید محمد افضل شاہ) کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا کر۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی یہ دلی آرزو قبول کی اور آپ کے یہ دونوں بھائی بھی احمدی ہوگئے اور حضرت سید محمد افضل شاہ صاحب کو یہ فخر بھی حاصل ہوا کہ آپ کے دو پوتوں کی شادیاں حضرت مصلح موعود کی دو پوتیوں سے ہوئیں۔

اسی طرح مرحومہ کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1959ء میں محترم مرزا رفیق احمد صاحب ولد حضرت مرزا قدرت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے ساتھ بیت مبارک ربوہ میں پڑھایا مرحومہ طالب علمی کے زمانہ سے ہی موصیہ تھیں اور اب آپ بہشتی مقبرہ میں آسودہ خاک ہیں۔

آپ جس گھرانہ میں بیاہ کر گئیں وہ بھی تقویٰ طہارت اور حسب ونسب کے لحاظ سے معروف گھرانہ تھا۔ آپ کے سُسر کے والد حضرت میاں ہدایت اللہ پنجابی کے مشہور شاعر تھے اور حضرت مسیح موعود کی مجالس میں اپنا کلام سناتے تھے حضرت بابا جی کا تعلق حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کے دعویٰ مہدویت سے پہلے کا تھا۔ ان کے بارے میں حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ ان کی وصیت کی کیا ضرورت ہے یہ تو مجسم وصیت ہیں۔

عبادات

روزانہ کی عام بات چیت میں مرحومہ رعب والی اور گرج دار آواز میں بات کرتیں۔ مگر عبادت کے وقت ایسی خاموشی طاری ہوتی جیسے وہ اس دنیا میں نہیں کہیں اور ہیں قرآن پاک کی تلاوت بالکل خاموشی سے کرتیں ادعیۃ الفرقان۔ احادیث اور ادعیۃ المسیح الموعود خاموشی سے پڑھتی رہتیں۔ اکثر جذباتی ہوجاتیں اور پھر سب کے لئے دعائیں بھی کرتیں نماز روزہ کی انتہائی پابند اور ہر وقت ادائیگی کا خیال رکھنا ان کی فطرت میں شامل تھا۔ قرآن شریف جس کی تلاوت کی عادت تھی جب پڑھنا مشکل ہوگیا تو خالو جان سے یہی کہتیں کہ مجھے قرآن شریف پڑھاؤ۔ اور یہ وعدہ لیتیں کہ مجھے روز پڑھانا ہے۔

میرے سُسر صاحب اپنی رفیقہ حیات (سیدہ فریدہ انور) کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ مرحومہ ہمیشہ چندہ جات اپنی اولین فرصت میں ادا کرتی تھیں۔ بعض اوقات چندوں کی لسٹ میری نظر سے گزرتی۔ تحریک جدید کا کئی بار وعدہ لکھوایا ہوا دیکھا۔ میں نے اس بندی سے پوچھا کہ اس کی ادائیگی تو ہوچکی ہے تو فوراً جواب دیتی کہ یہ تو لجنہ کی طرف سے اضافی وعدہ ہے وہ خود ادائیگی کرتیں۔ ان کے پاس ایک ٹرنک تھا جس میں بڑی محنت سے پیسے جمع کرتی رہتی اور اضافی چندہ جات اور غریبوں کی مدد کے لئے اپنی زنبیل یعنی ٹرنک کو کثرت سے استعمال کرتی رہتی اور خیرات بٹتی رہتی۔ عجب دلنواز طرز حیات کی مالک تھیں۔

لازمی تنظیمی اور طوعی چندوں کے علاوہ خلیفہ وقت کی طرف سے مختلف تحریکات میں بھی پیش پیش رہتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے بیت الفتوح لندن کی تعمیر کے لئے مالی تحریک کا اعلان ہوا تو خالو جان محترم کی کچھ رقم بچت سکیم میں جمع تھی جو پچاس ہزار روپے بن گئی وہ سب کی سب اس بیت کے لئے پیش کردی۔ ان کی چلنے کی رفتار تیز تھی اور ہمیشہ اپنے سب کام تیزی سے اپنی اولین فرصت میں کرتیں۔ فیصلے ان کے اٹل اور فوری ہوتے تھے۔ ان کے پاس نیکی کا کام کرنے کے لئے سوچنے کی فرصت نہیں تھی جو کام کرنا ہوتا فوراً کر گزرتیں اور نتیجہ حوالہ خدا کردیتیں۔

خدمت خلق

بعض لڑکیوں کو جب کبھی دیکھنا کہ وہ کسی گھریلو چپقلش کی وجہ سے پریشانی کا شکار ہیں اور ان کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے جارہے تو پہلے صلح صفائی کی کوشش کرتیں اگر کوئی بس نہ چلتا تو پھر بانگ دہل بھری محفل میں اعلان کردیتیں کہ یہ آج سے میری بیٹی ہے۔ اس سے اب کوئی زیادتی کی کوشش نہ کرے اور پھر ہر طرح سے ان کی مدد کرنا اپنے پر واجب کرلیتیں۔ اس طرح کی کئی ایک بیٹیاں بنائی ہوئی تھیں۔ میرے سُسر مرزا رفیق احمد صاحب بتاتے ہیں۔ بعض اوقات کچھ غرباء اور مسکین طالب امداد ہوتے تو یہ اللہ کی بندی اپنی مٹھی کو اس طرح کھولتی کہ مجھے ڈر پیدا ہو جاتا کہ کہیں سارا گھر ہی نہ لٹا دے۔ کسی کو برتن بانٹے جارہے ہیں کسی کو میز کرسیوں کا سیٹ دیا جارہا ہے۔ ایک کو یہ بھی کہا کہ یہ پلنگ میرے جہیز کا خاص بنا ہوا ہے اسے اٹھا کر لے جاؤ اور وہ اس ضرورت مند کی نذر کردیا۔ ان سب باتوں کے باوجود گھر میں کبھی کسی چیز کی تنگی محسوس نہیں ہوئی یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان تھا۔

گاہے بگاہے کچھ مجبور و بے کس عورتیں اور مرد قرض لینے کے لئے آجاتے پھر کبھی نہیں سوچا کہ واپسی ہوگی کہ نہیں خالو جان بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی قرض خواہ نے چند دنوں کی واپسی پر قرض لیا۔ اس پر مہینوں گزر گئے میرے دل میں آئی کہ میں ذرا اس سے چھیڑ چھاڑ کروں۔ میں بولا کہ فلاں شخص نے چند دنوں کے وعدہ پر قرض لیا تھا کیا اس نے واپس کردیا۔ آگے سے مجھے یوں جواب دیا۔ کہ چھڈو جی مجھے تو اس کی شکل دیکھ کر رحم آتا ہے۔ یہ میرے نزدیک ہمیشہ ہی خدمت خلق کی شہزادی رہی۔ عجب غریب نواز خصوصیت کی مالک تھیں۔

خدا تعالیٰ نے تین بیٹیاں عطا کیں ان کی اپنی نگرانی میں ایسی اعلیٰ تربیت کی اور جماعتی پروگرام سے ایسا وابستہ رکھا کہ اب وہ خلافت کی جاں نثار اور نظام جماعت کی مکمل پابندی کرنے والی ہیں۔

پردہ کی ایسی پابند اور حیادار کہ تینوں بیٹیوں کی شادی کے موقعہ پر جبکہ عورتوں اور مردوں کا علیحدہ انتظام موجود تھا۔ اپنے لئے کوئی نرمی نہیں برتی۔ حالانکہ اکثر شادیوں میں مستورات پردے کے معاملہ میں ایسے مواقع پر خاصا نرم رویہ اختیار کرلیتی ہیں اور کمزوری بھی دکھاتی ہیں۔ ایسی مستورات کو مرحومہ جذبات میں آکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا وہ خطبہ پڑھنے کے لئے دیتیں جو پردہ کے بارے میں حضور نے مری میں دیا تھا۔

ایک دینی تنظیم سے تعلقات رکھنے والی چند مستورات تھیں ان سے دور کی کچھ رشتہ داری بھی تھی۔ وہ ہمیشہ مذاق کرتیں کہ آنٹی آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آپ اپنا لباس بھی پہنتی ہیں یا صرف برقعہ ہی پہن کر آجاتی ہیں مرحومہ ان کو یہی جواب دیتیں کہ میں اگر برقعہ نہ پہنوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نے لباس ہی نہیں پہنا ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ بیٹیاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے یونیورسٹی تک گئیں اور وہ لباس تقویٰ اور پردہ کی پابند رہیں۔

بڑی بیٹی عالیہ مرزا صاحبہ خاکسار (آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی گلشن اقبال کراچی) کی اہلیہ ہیں۔ دوسری بیٹی جویریہ مرزا صاحبہ (مبشر احمد جان صاحب صادق آباد راولپنڈی) کی اہلیہ ہیں۔ اسی طرح تیسری بیٹی اقصیٰ مرزا صاحبہ (جو کہ ابراہیم احمد ملک صاحب برزبن آسٹریلیا) کی اہلیہ ہیں اور خدا کے فضل سے سب خلافت کی فدائی نظام جماعت کی پابند اور خدمت میں پیش پیش ہیں۔ لجنہ کے مختلف عہدوں پر احسن طریقہ سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں۔

MTA کے پروگرام

گھر کے دو کمروں میں احمدیہ ٹیلیویژن کا انتظام کر رکھا تھا۔ ایک طرف مرد اور ایک طرف عورتیں ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھتیں ہمیشہ سب کی مشروبات سے تواضع بھی کی جاتی۔ کبھی غیر از جماعت دوست بھی ہوتے۔ مرحومہ MTA کے علاوہ دوسرے پروگرام دیکھنا پسند نہیں کرتی تھیں۔

نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے لئے بہت سے دوستوں کو پریشانی تھی اس کے لئے اپنے گھر میں جگہ مہیا کردی۔ ایک عرصہ تک دوست فائدہ اٹھاتے رہے۔

جماعت کے لازمی چندہ جات وصول کرنے میں ہمیشہ سرگرداں رہتیں۔ چند ایسے افراد سے چندہ وصول کرنے کی انہیں ڈیوٹی سونپی گئی۔ جو نادہندہ تھے۔ مرد محصل نے ناکامی کا اعتراف کرلیا تھا مگر محترمہ کا سلوک اور اخلاقی رعب اتنا تھا کہ ان کی کاوشوں سے وہ بھی چندہ دہندگان بن گئے اور بقایا بھی ادا کرنا شروع کردیا۔ جماعت کے لئے یہ ایک قابل تعریف مثال تھی۔

میڈیکل ایڈ

ان کی ڈاکٹری تو بہت مشہور ہوچکی تھی۔ ٹیکے لگوانے اور علاج کروانے کے لئے بہت سی ضرورت مند خواتین آتی تھیں گھر کے فریج میں بے شمار ٹیکے پڑے ہوتے تھے۔ مریض اپنے ٹیکے بھی رکھوا چھوڑتے تھے ان کو باقاعدہ ٹیکے لگانا اور مشروبات سے تواضع کرنا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ پھر دور دور تک خود ضرورت مندوں کو ٹیکے لگانے جاتیں ان کو گھر آنے سے منع کر رکھا تھا۔ تا انہیں تکلیف نہ پہنچے یہ فیض عام تھا۔

ان کی پیہم جدوجہد زندگی جماعت کے لئے ایثار اور قربانی کرنے والی، صاف گو، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی، غریب پرور اور فدائی احمدی تھیں۔ خدائے قدوس سے دعا ہے کہ ہم سب کا مولیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند تر کرتا چلا جائے اور ان کی اولاد اور اقرباء کو بڑھ چڑھ کر نیک نمونے دکھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے خالو جان کو بھی صبر اور حوصلہ عطا کرے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حافظ ناصر احمد عالم صاحب معلم وقف جدید پھیرو چیچی ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے محترم مظفر احمد صاحب کو مورخہ 28 جولائی 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام افنان احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم چوہدری منور احمد صاحب سابق صدر پھیرو چیچی ضلع عمر کوٹ کا پوتا اور محترم چوہدری ناہید احمد صاحب آف بدین حال مقیم بیلجیئم کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم نومولود کو نیک، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک نیز خاندان اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

اسی طرح خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے محترم قاسم احمد مبشر صاحب کو مورخہ 22 جون 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "ایحان قاسم" تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم انوار احمد صاحب آف پھیرو چیچی ضلع عمر کوٹ کا پوتا اور محترم مظفر احمد صاحب آف 5 چک گولارچی ضلع بدین کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم فیاض احمد بلوچ صاحب معلم وقف جدید 369 ج۔ب جودھانگری ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے فضل وکرم سے خاکسار کو 2 بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ایاز احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد موسیٰ خان صاحب آف بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازیخان کا پوتا اور مکرم محمد عمر خان صاحب بستی سہرانی ڈیرہ غازیخان کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے، نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم منیر ذوالفقار چوہدری صاحب صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد فارم و نائب امیر ضلع امیرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کے بے انتہا احسان سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ 10 ستمبر 2012ء کو بیت الفضل لندن میں بعد نماز ظہر خاکسار کے بیٹے مکرم توصیف احمد صاحب اور بیٹی مکرمہ افشاں منیر طوبیٰ صاحبہ کے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ مکرم توصیف احمد صاحب کا نکاح مکرمہ زاہدہ امبرین صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلیم احمد اٹھوال صاحب سابق امیر ضلع بدین سے مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا۔ جبکہ مکرمہ افشاں منیر طوبیٰ صاحبہ کا نکاح مکرم زوہیب اطہر صاحب ابن مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا سے مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر طے ہوا۔ عزیزم زوہیب اطہر مکرم مولوی غلام حسین بھٹی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے ہیں۔ مکرم توصیف احمد صاحب اور مکرمہ افشاں منیر طوبیٰ صاحبہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد فارم ضلع عمر کوٹ کے پوتا اور پوتی ہیں۔ جن کو سیرالیون میں 10 سال خدمت کا موقع ملا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہر دو خاندانوں کیلئے بہت بابرکت ثابت ہوں۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ نفیسہ بشیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع شیخوپورہ تحریر کرتی ہیں۔

محترمہ وسیمہ نصیر صاحبہ زوجہ ملک نصیر الدین احمد صاحب بنت مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب آف جہلم سابق صدر لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ شہر مورخہ 19 اگست 2012ء کو شیخوپورہ میں انتقال کر گئیں مرحومہ کی عمر وفات کے وقت 63 سال تھی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے نیک دعا گو اور ہمدردی کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے دینی خدمت کا آغاز 1976ء سے کیا اور بطور سیکرٹری ناصرات خدمت کی توفیق پائی اور اسی سال پاکستان بھر میں حسن کارکردگی کی بناء پر اول آکر سند خوشنودی کی حقدار پائیں۔ مرحومہ کو 1988ء تا 2007ء بطور صدر لجنہ اماء اللہ شہر کی خدمت کی توفیق ملی۔ ہر سال مختلف شعبہ جات میں پاکستان بھر میں حسن کارکردگی پر سند خوشنودی حاصل کرتیں۔ تنظیمی اور جماعتی پروگراموں کو انتہائی اخلاص و وفا سے نبھاتیں۔ مرکز سلسلہ سے آنے والی ہدایات کو بروقت لجنات تک پہنچانے کیلئے سعی کرتیں اور اس پر عمل کروانے کی باقاعدگی سے نگرانی کرتیں۔ شہر بھر میں مسلسل دورہ جات کرتیں اور ہر ایک کے دکھ درد اور خوشیوں میں شامل ہوتیں۔ آپ سب کی غمگسار اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار اور خلافت کی اطاعت میں اپنے آپ کو مگن رکھتیں۔ شعبہ دعوت الی اللہ اور تربیت نومبائعین میں انتہائی محنت سے کام کرتیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم ملک عدیل احمد عاطف صاحب اور تین بیٹیاں مکرمہ ثمرہ باری صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباری بھٹی صاحبہ لاہور مکرمہ آسمہ نگہت صاحبہ، مکرمہ طیبہ شیراز صاحبہ اہلیہ مکرم شیراز احمد صاحب طاہر لاہور شامل ہیں۔ بچوں نے اپنی والدہ کا حق خدمت ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور مغفرت کا سلوک فرمائے، اعلیٰ علیین کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کی نسل در نسل کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے رکھے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2

لیکن تمہارے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ اپنے صبر سے تم اپنی جانیں بچائے رکھو گے"۔

اسی باب میں آیت 25 تا 28 میں فرماتے ہیں۔

"اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گے اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی۔ اس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اس وقت لوگ ابن آدم کو قوت اور بڑے جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہوکر سر اوپر اٹھانا اس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ زمین پر آنے والی شدید آفات کا ذکر حضرت عیسیٰؑ نے دو ہزار سال قبل فرما دیا تھا اور جب دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے اور رابطہ کے ذرائع اتنے تیز رفتار ہوچکے ہیں کہ دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پیغام چند لمحوں میں پہنچ جاتا ہے اور دنیا کے کسی حصہ میں آنے والی مصیبت کا نظارہ تمام دنیا کو دکھائی دیتا ہے اور موسم کی تبدیلیوں کی وجہ سے دنیا حیران ہے کہ کیا ہونے والا ہے اور ہر قوم اور سلطنت پر سلطنت کی چڑھائی کا سلسلہ روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔ دنیا دو عالمگیر جنگوں سے گزر کر تیسری عالمگیر جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے اور سمندروں کی لہروں کا شور طوفان اور سیلابوں اور سونامی کی صورت میں دنیا میں گھبراہٹ پیدا کر رہا ہے تو یہ وقت ابن آدم کے ظہور کا وقت ہے جو دنیا کی ان تمام مشکلات کا حل ہے"۔

آج یہ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ پیشگوئی کے مطابق مسیح پر ایمان لانے کی صورت میں کن لوگوں پر ظلم روا رکھا جا رہا ہے۔ کون ہیں جو قید خانوں میں ڈلوائے جاتے ہیں۔ جنہیں حکام کے سامنے پیش کرکے جھوٹے مقدمات قائم کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض کو مروا دیا جاتا ہے اور جن سے مسیح کے نام پر عداوت رکھی جاتی ہے۔

لوقا باب 21 آیت 34 تا 36 میں ارشاد ہے۔

"پس خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اس دنیا کی فکروں سے سست ہوجائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے۔ کیونکہ جتنے لوگ روئے زمین پر موجود ہوں گے ان سب پر وہ اسی طرح آپڑے گا۔ پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تا کہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو"۔

کیا دنیا جو ان تمام آفات کا شکار ہو رہی ہے اس وجہ سے تو نہیں کہ ابن آدم کا ظہور ہو چکا ہو مگر دنیا نے اس کو پہچانا نہ ہو۔

آسماں بارد نشاں الوقت مے گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

اور

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
وہ جو رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

خبریں

معذور افراد کی مدد کیلئے روبوٹ تیار

جاپانی کمپنی ٹویوٹا نے ایک روبوٹ بنا لیا ہے جو معذور افراد کو گھریلو کام کاج کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ ٹویوٹا کے ذرائع کے مطابق نیا روبوٹ، تین کلو گرام وزنی اور ایک سو تینتیس سینٹی میٹر بلند ہے۔ یہ روبوٹ ٹی وی اور دوسرے گھریلو سامان کا ریموٹ کنٹرول لا سکتا ہے۔ بوتلیں کھول سکتا ہے کھڑکی کا پردہ کھول سکتا ہے۔ مزید برآں یہ روبوٹ اپنے ہاتھوں کی مدد سے کاغذ جیسی بہت باریک چیزیں اٹھانے کے قابل ہے۔ روبوٹ آواز یا ٹیبلیٹ کمپیوٹر کے ذریعے چلایا جا سکتا ہے۔ کمپنی ٹویوٹا کے ذرائع نے بتایا کہ ٹویوٹا اس روبوٹ کی صلاحیت بڑھانے کا کام جاری رکھے گی اور یہ کہ بہت جلد اس کی صنعتی پیداوار شروع کئے جانے کا منصوبہ ہے۔

چینی شعبدہ بازوں کا بلندی پر بندھی رسی پر چلنے کا عالمی ریکارڈ

چین کے دو شعبدہ بازوں نے بیک وقت کسی سہارے اور زمین پر حفاظتی اقدامات کے بغیر ایک ساتھ بلندی پر بندھی رسی پر چلنے کا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ ان جانبازوں نے چین میں گھنے جنگل میں 350 میٹر کی بلندی پر بندھی باریک رسی پر کسی وقفے کے بغیر ایک ساتھ چلنے کا مظاہرہ کیا۔

سب سے بڑی فراری کاروں کی پریڈ

برطانیہ میں دنیا کی سب سے بڑی فراری کاروں کی پریڈ کا اہتمام کیا گیا۔ اپنی نوعیت کی اس منفرد پریڈ میں ایک نہیں بلکہ 9 سو 64 مہنگی ترین فراری کاروں نے حصہ لیا اور ایک ساتھ طویل فاصلے تک چل کر اپنی چمک دمک سے سب کو حیران کر دیا۔ اس سے قبل جاپان نے یہ عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔

چوریاں کرنے والی برطانوی بلی کا پردہ فاش

برطانیہ میں پڑوسیوں کے گھروں سے سامان چوری کرنے والی چورنی بلی کا پردہ فاش ہو گیا ہے۔ Denis نامی یہ پالتو بلی چوری کی عادت میں مبتلا ہے اور دن ہو یا رات پڑوسیوں کے گھروں میں گھس کر وہاں سے کپڑے، کھلونے جوتے، تولیے غرض جو چیز یہ اٹھا سکے اپنے منہ میں دبا کر اپنی مالکن کے گھر لے آتی ہے۔

آسٹریلیا نے موبائل فون سے کنٹرول ہونے والا بلب تیار کر لیا

سمارٹ فونز کے عہد میں بلب بھی کیسے اس ٹیکنالوجی سے بچ سکتے ہیں جب ہی تو آسٹریلیا میں دنیا کا سب سے اسمارٹ بلب تیار کر لیا گیا۔ آسٹریلیا کے سائنسدانوں کا یہ تیار کردہ بلب رنگ تبدیل کرنے، روشنی بہت تیز کرنے کے ساتھ ساتھ موبائل فون کے ذریعے بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ یہ موقع کی مناسبت سے بہت ہلکی رومانوی روشنی بھی دے سکا اور اگر دل چاہے تو اسے ڈسکو کلب کی روشنی میں تبدیل کر دیں۔ پچیس سال جلتے رہنے والا یہ بلب بجلی بھی بہت کم خرچ کرتا ہے۔ اس کو تیار کرنے والی کمپنی کے بانی فل بوسا کا کہنا ہے کہ دنیا کا سب سے سمارٹ بلب عام بلب کی جگہ لگ سکتا ہے اور اسے موبائل فونز سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ان کے مطابق چھ ماہ کی محنت کے بعد وہ یہ بلب تیار کرنے میں کامیاب ہوئے اور اسے جلد فروخت کیلئے پیش کر دیا جائے گا۔

ربوہ میں طلوع و غروب 10۔اکتوبر

طلوع فجر	4:41
طلوع آفتاب	6:05
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:45

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
25۔بیسمنٹ القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس
0345 / 0321 / 4866677
0333-6708024, 042-37418584

FR-10